السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ١٨ (الجن 72/18)) سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشرکین نے بیت اللہ میں بت نصب کر رکھے تھے۔ مسجد حرام میں کھلم کھلا بتوں کی پوجا ہوتی اور شرکیہ اعمال کیے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مساجد تو اللہ کی ہیں، ان میں اسی کی عبادت ہونی چاہیے، کسی غیر کی عبادت کی ہرگز اجازت نہیں۔

بیت اللہ میں بتوں کی موجودگی کا تذکرہ کئی احادیث میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے وقت بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی، آپ اس کی نوک سے بتوں کو مارتے جاتے اور پڑھتے جاتے:

جاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ الباطِلُ ٨١ ... سورة الإسراء

قُل جاءَ الحَقُّ وَما يُبدِئُ الباطِلُ وَما يُعيدُ ٤٩ ... سورة سبا

(بخاري، التفسير، تفسير سورة بنی اسراءیل، ح: 4720، مسلم، الجهاد، ازالة الاصنام من حول الكعبة، ح: 1781)

بعض مفسرین نے مذکورہ بالا آیت میں مذکور لفظ المساجد سے مراد جسم کے وہ اعضا لیے ہیں جنہیں سجدے کے وقت زمین پر رکھا جاتا ہے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تمام اعضاء اللہ کے ہی دیے ہوئے ہیں، لہذا یہ قطعاً جائز نہیں ہے کہ ان کے ذریعے اپنے حقیقی خالق ومالک کے علاوہ کسی اور کو بھی سجدہ کیا جائے۔

الغرض مساجد کے قیام کا مقصد اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت ہے۔ اس لیے مسجدوں میں کسی اور کی عبادت، کسی اور سے دعا ومناجات اور استغاثہ واستمداد ہرگز جائز نہیں۔ اگرچہ یہ غیر شرعی افعال مسجد سے باہر بھی جائز نہیں ہیں مگر مسجد میں، جو کہ بنائی ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے جاتی ہے، غیر اللہ کی عبادت زیادہ سنگین جرم ہے۔

مساجد میں إِيّاكَ نَعبُدُ وَإِيّاكَ نَستَعينُ اور (التحيات للہ والصلوات والطيبات) کا اقرار واعلان کرنے والوں کو کہاں زیب دیتا ہے کہ وہ غیر اللہ اور من دون اللہ کے نعرے بلند کریں۔ مخلوق سے مافوق الاسباب استمداد عقیدہ توحید اور آیت قرآنی وَأَنَّ المَسٰجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدعوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ١٨ ... سورة الجن" کے منافی ہے۔

سعودی عرب کی سب سے بڑی کمیٹی 'لجنۃ العلماء' کے رکن علامہ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین سے اولیاء اور پیروں سے مانگنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اولیاء اور پیروں سے مانگنا اور انہیں پکارنا، نیز مصائب وشدائد پیش آنے کے وقت ان سے مدد طلب کرنا شرک اکبر ہے۔ اس لیے کہ سارے پیران واولیاء خود مخلوق اور پرورش کیے گئے ہیں۔ (ان کا رب اللہ تعالیٰ ہے۔) یہ لوگ خود اپنے آپ کے نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں، نہ موت وحیات ان کے اختیار میں ہے اور نہ خود اپنی مرضی سے دوبارہ اٹھیں گے تو پھر کیسے یہ ان اشخاص کے مالک ہوسکتے ہیں جو ان سے دعا مانگتے ہیں؟ پھر انہوں نے یہی آیت پیش کی:

وَأَنَّ المَسٰجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدعوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ١٨ ... سورة الجن

''اور یہ کہ مساجد اللہ ہی کے لیے ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

مسجد کے احکام ومسائل، صفحہ: 332

محدث فتویٰ